# GULDASTA-E-NOORANI

# گلدستہ نورانی



بہ قلم: شاعرِ اسلام، بلبلِ چمن مصطفیٰ، حضرت

**سیّد نورانی میاں** صاحب قبلہ

مرتب کردہ: ساجد اشرف (KSA)

# فہرست

# فہرست



Scanned by CamScanner

# پیش لفظ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شہزادہ مخدومِ سمنان، مداحِ رسول، بلبلِ چمنِ مصطفٰی، حضرت علّامہ و مولانا سیّد محمد نورانی میاں اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی کو مبدءِ فیاض نے مختلف النواع خوبیوں سے نوازا ہے۔ ان میں ایک اہم اور امتیازی وصف ان کا خاندانِ نبوّت سے مضبوط و مستحکم نسلی و نسبی وہ رشتہ ہے، جس کے تقدّس کا کما حقہ بیان زبانِ قلم سے ناممکن ہے۔

سیّد نورانی میاں اشرفی الجیلانی بیک وقت کئی میدانوں میں مہارتِ تامہ رکھتے ہیں۔ آپ کا اندازِ خطابت بڑا ہی دلکش اور دلنشیں ہے۔ آپ ایک ساحرالبیان خطیب کی حیثیت سے نہ صرف برِ صغیر ہند و پاک بلکہ دنیا بھر کے مختلف مما لک مین خوش عقیدہ سنّی مسلمانوں کے درمیان مشہور و معروف ہیں۔ آپ اپنے خطبات کے وسیلے سے اصلاحِ فکر و عقائد کا جو کارنامہ انجام دے رہے ہیں وہ بڑا ہی پُرتاثیر اور متاثر کُن ہے۔

آپ اپنی گفتگو کو اثر پذیر بنانے کے لیے موقع محل کی مناسبت سے برمحل اشعار کا استعمال بھی بڑی مہارت سے کرتے ہیں۔ نیز اکثر اجلاس میں آپ اپنے مرقومہ کلام سے بھی سامعین کو محظوظ فرماتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیّد نورانی میاں قبلہ کی طبیعت میدانِ خطابت کے ساتھ ساتھ شعر و ادب کے ایوانوں میں بھی اپنے میدانِ فکر کو بڑے اچھے انداز پرواز کرتے رہتی ہے۔

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ کو علم وفضل، شعر وادب اور حکمت ودانائی جیسی صفات اپنے اجداد سے ورثہ میں ملی ہے۔آپ کے دادا محترم حضور محدثِ اعظم ہند علامہ سیّد محمد اشرفی قدس سرہ اپنے عہد کے ایک ممتاز محدث وخطیب کے علاوہ بلند پایہ نعت گو شاعر گزرے ہیں۔اہلِ عقیدت کی بزم میں حضور سیّدی محدثِ اعظمِ ہند قدس سرہ ''سیّد الشعراء'' کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔

عزیزم کاملی ساجد اشرف ابن حافظ شاہد کاملی [مالیگاؤں] نے کلامِ نورانی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے سیّد نورانی میاں کی تقریروں سے آپ کے کلام کو یکجا کر کے [نیٹ کے زریعے] اس کتابچا بنام گلدستہ نورانی کے توسط سے اہلِ محبت کے خوانِ مطالعہ پر سجانے کی کوشش کی ہے۔اس رسالے میں شامل کلام سے حضور سیّد صاحب کے عشقِ رسول ﷺ کی والہانہ وارفتگی، سوز و گداز، جذب وکیفیت اور ناز وادب کی جو خوبصورت پرچھائیاں ابھرتی ہیں وہ دل ودماغ کو منوّر ومجلّا کرتی ہیں۔

عزیزم کاملی ساجد اشرف کی نوعمری میں یہ اولین محبت افروز پیش کش ان کی نعت ومنقبت سے عقیدت کی آئینہ دار ہے، نیز اپنے اسلاف سے سچی محبت کا ایک اعلیٰ نمونہ بھی۔نعت کا لکھنا، پڑھنا اور سننا عبادت میں شامل ہے۔فروغ نعت کے جذبہ نیک کے تحت کی گئی یہ گلدستہ نورانی بھی عبادت سے کم نہیں۔

اللہ عزوجل ان کی اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے رسول کونین ﷺ کے صدقہ وطفیل ان کے والدین، خویش واقارب اور ان کے لیے اس پیش کش کو توشۂ آخرت بنائے، آمین۔

فقط: ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی
۷ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ
۴ مئی ۲۰۱۷ء بروز جمعرات

اس ہاشمی مکّی مدنی مطّلبی کے
چرچے ہیں دو عالم میں رسولِ عربی کے

اے علم تیرا تاج سجائے ہیں بہت لوگ
آ چوم لے قدموں کو تو اُمّی لقبی کے

دیوانہ نہ بن ہوش میں آ ان کے حرم میں
امکان ہزاروں ہیں وہاں بے ادبی کے

مَن کُنت کے اس قول نے یہ راز بتایا
جو یار علی کے ہیں وہی یار نبی کے

سرکار کو خود جیسا بشر ماننے والو
پھیلاؤ نہ فتنوں کو یہاں بولہبی کے

کوثر جو پلائیں میرے سرکار بلاکر
خود دیکھنا اعزاز مری تِشنہ لبی کے

ہر سال جو اجمیر کو جاتے ہیں مسلسل
وہ لوگ اٹھائے ہیں علم چھٹے رجبی کے

اے کاش میں بس خواب میں دیکھوں ترا چہرا
آثار ہیں آنکھوں میں مری گریہ شبی کے

تو حشر کے میدان کی پرواہ نہ کر نورؔ
بیٹے ہو مقدّر سے جو عالی نسبی کے

# قدرت رسول اللہ کی قدرت رسول اللہ کی

قدرت رسول اللہ کی قدرت رسول اللہ کی
قدرت رسول اللہ کی قدرت رسول اللہ کی

دنیا ہے ان کے ہاتھ میں عقبیٰ ہے ان کے ہاتھ میں
محشر میں دیکھ لو گے تم کیا کیا ہے ان کے ہاتھ میں

جب آقا چاہیں صبح ہو جب آقا چاہیں شام ہو
سورج ہے ان کے ہاتھ میں چندا ہے ان کے ہاتھ میں

جس جانب رخ آقا کریں رخ جس سے چاہیں پھیر لیں
اقصیٰ ہے ان کے ہاتھ میں کعبہ ہے ان کے ہاتھ میں

مختارِ کائنات ہیں جو چاہو ان سے مانگ لو
اللہ ساری نعمتیں دیتا ہے ان کے ہاتھ میں

حاضر ہیں دل میں جاں میں وہ ناظر ہیں دو جہاں میں وہ
پردہ ہے ان کے ہاتھ میں جلوہ ہے ان کے ہاتھ میں

باندھیں ہیں پتھر پیٹ پہ پھر بھی یہ حق ہے دوستو
پانی ہے ان کے ہاتھ میں دانہ ہے ان کے ہاتھ میں

قسمت کی انکی دوستوں حوریں بلائیں کیوں نہ لیں
ان کے حضور آگے جو دکھتا ہے انکے ہاتھ میں

نسبت سے انکی غوث بھی اتنی بلندیوں پہ ہیں
رائی کے دانے کی طرح دنیا ہے ان کے ہاتھ میں

اعداءِ دیں کا خوف کیا اور حاسدی کی فکر کیا
جب نورؔ اپنی زندگی دیتا ہے ان کے ہاتھ میں

## نہ پوچھئے مقام کچھ میرے نبی کی ذات کا

نہ پوچھئے مقام کچھ میرے نبی کی ذات کا
کلامِ رب کا حرف حرف سلسلہ ہے نعت کا

نمودِ شانِ مصطفٰی بروزِ حشر دیکھنا
بغیر ان کے کوئی راستہ نہیں نجات کا

بشارتوں کا سلسلہ ہے روزِ حشر پیشِ رب
گنہگار منتظر ہے ان کی التفات کا

ہمیں عطا کیا گیا وجود کائنات میں
نبی کے واسطے ہوا وجود کائنات کا

وہ رحمتِ جہان ہیں وہ رازِ کُن فکان ہیں
یہی تو فلسفہ ہے ان کی دوستو حیات کا

چلو نبی کے شہر میں بناؤ اپنی زندگی
جہاں پہ ہورہا ہے فیصلہ مقدّرات کا

وہ نور نور آدمی حرا کی خلوتوں میں تھا
اسی کو دے دیا گیا نظام کائنات کا

مجھے نشاط سے فزوں جہاں کی ظلمتیں ہیں نورؔ
لحد میں تیری نور نور ہو تجلّیات کا

وہ تو خدا کا نور ہیں ان کو خدا کیسے کہوں
مانا خدا وہ ہیں نہیں پھر بھی جدا کیسے کہوں

جب بس گئی دل میں میرے شہر نبی کی ہر گلی
اب بھی دیارِ نور سے ہے فاصلہ کیسے کہوں

جب عشقِ محبوبِ خدا ہی زندگی کا نام ہے
پھر کوئی عشقِ مصطفٰے میں مر گیا کیسے کہوں

اس قول من کُنت نے آقا سب پر ظاہر کر دیا
مولا علی کا جو نہیں وہ آپ کا کیسے کہوں

مَالَمۡ تَکُن تَعلَم کی مَاء کا بس ذرا دیکھو عموم
کس نے دیا سب کو پتا کتنا دیا کیسے کہوں

دیکر اناالحق کی صدا منصور بے خود ہو گئے
کس نے کہا کیسے کہا کیونکر کہا کیسے کہوں

مانا کے میں جرم و خطا میں ہوں بڑا پھر بھی شہا
تیرے کرم تیری عطا سے بھی بڑا کیسے کہوں

جو بھی شہیدِ راہ طیبہ ہو کہ طیبہ میں ہو دفن
اسکی شہادت کو بھلا اک حادثہ کیسے کہوں

رسمِ شہادت آپ کی شبّیر نے کردی ادا
پھر کربلا کا واقعہ کیونکر ہوا کیسے کہوں

جس نے کہا ان کو بشر اپنی طرح اے دوستو
پا جائے وہ قربِ خدا یہ میں بھلا کیسے کہوں

سُن کر صدا جاؤک کی در پر تیرے آیا ہے نور
کس طرح اس نے ظلم کو خود پہ کیا کیسے کہوں

## بے قراری تھی نیند آ گئی لب پہ جب ان کا نام آ گیا

بے قراری تھی نیند آ گئی لب پہ جب ان کا نام آ گیا
ذکر احمد سکوں کے لیے کس طرح میرے کام آ گیا

وہ صفی و خلیل و نجی وہ ذبیح و کلیم و مسیح
اِذھَبُوا کہہ کے سب نے کہا مجھ کو چھوڑو امام آ گیا

فرش والے پڑھیں جھوم کر عرش والے کہیں لب بہ لب
مصطفٰے جان رحمت پہ جب مومنوں کا سلام آ گیا

وہ مہک وہ چمک وہ دمک جن پر قرباں ہو جن و ملک
آمنہ کیوں بلائیں نہ لیں گھر میں حسنِ تمام آ گیا

وہ مدینے سے پھوٹی کِرن آئی سنجر سے اجمیر کو
ہر طرف میکدے کھل گئے سب کے ہاتھوں میں جام آ گیا

جب عمر ابن خطاب کو نورِ وحدت ملا آپ سے
دو جہاں کی ملی نعمتیں دل میں جب احترام آ گیا

نورِ محشر میں اٹھے اس طرح بیڑیاں ہو پڑی پاوں میں
اور آقا کہیں چھوڑ دو یہ تو میرا غلام آ گیا

میرے نبی پہ میرے رب کے کتنے انعامات نہ پوچھو
جن کا صدقہ کھاتے سب ہیں ان کے احسانات نہ پوچھو

اپنی مرادیں پا پا کر سب شاہ و گدا یہ کہنے لگے
کوئے نبی میں ہونے والی رحمت کی برسات نہ پوچھو

پورے سفر میں ملنے والے ملتے رہے ہر منزل پر
دید کی شب سِدرا کے آگے کون ملا یہ بات نہ پوچھو

میرے جنازے کو مہکا دو شان سے مجھ کو لے جاؤ
آج رخ جاناں دیکھوں گا آج مرے جذبات نہ پوچھو

دردِ ہجر یہاں جینے میں حسنِ وصال مدینے میں
دیوانوں کی اس محفل کا عالم اور حالات نہ پوچھو

رختِ سفر اب باندھ لیا ہے نورؔ نے ان امیدوں پر
جانے کب سرکار بلائیں تم میری اوقات نہ پوچھو

## غمگین ہوں نم آنکھ ہیں سینے میں چبھن ہے

غمگین ہوں نم آنکھ ہیں سینے میں چبھن ہے
سرکار میرے دل میں مدینے کی لگن ہے

انوارِ الٰہی کی جہاں دھوم مچی ہے
وہ شہر تو اللہ کی جنّت کی دلھن ہے

تم کیسے جلاؤ گی ہمیں آتش دوزخ
طیبہ نہ پہنچنے کی میرے دل میں جلن ہے

اس ہجر کی آتش کو بجھادیجئے آقا
ہے جسم یہاں اور مدینے میں یہ من ہے

گستاخ نگاہوں میں مدینے کو بسانا
اس بات سے لرزیدہ میرا سارا بدن ہے

اس گنبد خضرا کو میں سینے میں بسالوں
حیران جسے دیکھ کے خود چرخِ کہن ہے

میں مر کے اسی خاک میں مستی سے رہوں گا
زم زم سے بھگویا ہوا جب میرا کفن ہے

اجمیر غریبوں کا مدینہ ہے جہاں پر
آقا کا کرم رب کی عطا سایہ فگن ہے

بغداد یا اجمیر کچھوچھہ ہو یا کلیر
مہکائے ہیں ہر پھول مدینہ وہ چمن ہے

کافی ہے تعارف تیرا اے نورؔ اسی میں
شجرہ ہے مدینے کا کچھوچھے میں وطن ہے

## نہ خدارا مجھ کو کرنا کسی اور کے حوالے

نہ خدارا مجھ کو کرنا کسی اور کے حوالے
مجھے تو قبول کرلے میری کالی کملی والے

میں اسیرِ تیرگی ہوں تو سراپا روشنی ہے
تیرے پاس کیا کمی ہے مجھے بخش دے اجالے

تیرا فیض عام جاری اے میرے حبیب باری
اسے مل گئی ولایت جو تمھارا قرب پالے

تیری دید دیدِ رب ہے تیرے ہاتھ ہی میں سب ہے
اِسے کیسے سمجھے نجدی ہوئے قلب جن کے کالے

شبِ دید کا وہ لمحہ جہاں مصطفٰے تھے تنہا
مِلا قربِ خاص مولا رہے نور حق کے ہالے

یہ ہے نورؔ تیرے گھر کا اسے صدقہ دے دو در کا
کرو معاف سب خطائیں اے معاف کرنے والے

# چلا ہوں جانب طیبہ سفر ہے کتنا روحانی

چلا ہوں جانب طیبہ سفر ہے کتنا روحانی
درِ مولیٰ پہ جا کر میں کروں گا ان کی دربانی

کرم کے وہ امیں جُودوسخا کے تاج ور وہ ہیں
اسی دربار میں بک بک کے مل جاتی ہے سلطانی

وہ محبوب و محب کے درمیاں گفتارِ محبوبی
وہ اک رازِ محبت ہے وہی ہے لوح قرآنی

یہ شوقِ دید ہے آقا کہ میں مدفن میں کب جاؤں
جو دیکھوں میں رخ انور تو بن جاؤں میں نورانی

بھلا چاہو تم یوں پڑھتے رہو صلّی علی ہر دم
سرِ محشر رہے گی جا بجا اے نورؔ آسانی

## آیئے آجایئے اک بار یا شاہِ امم

آیئے آجایئے اک بار یا شاہِ امم
ہے لبِ دم آپ کا بیمار یا شاہِ امم

کروٹوں پہ کروٹیں اب لے رہی ہے حسرتیں
تھم نہ جائیں سانس کی رفتار یا شاہِ امم

شمس چہرہ لیل زلفیں آنکھ مَا زَاغَ الۡبصَر
وحیِ ربّانی تیری گفتار یا شاہِ امم

مجھ کو بھی حسّان کا صدقہ عطا کر دیجئے
پڑھ رہا ہوں نعت کے اشعار یا شاہِ امم

حاسدوں کی چشمِ بد سے ہے مسلسل سامنا
ہے تیری چشمِ کرم درکار یا شاہِ امم

آپ گر چاہیں تو ذرّے کو بنادیں آفتاب
آپ ہیں وہ مالک و مختار یا شاہِ امم

مَن رَاٰنِی قد رَاٰءَ الحق کا یہی تو راز ہے
دید رب کی ہے تیرا دیدار یا شاہِ امم

نورؔ کی سانسیں وفا کی راہ میں چلتی رہیں
بن گیا ہے وہ سگ مختار یا شاہِ امم

مدفن میں روبرو جو ہوئے ہم حبیب سے
محشر سے پہلے دیکھ لی جنّت قریب سے

حُسن و جمالِ مصطفٰے دکھتا ہے آج بھی
عشقِ بلال مل گیا جس کو نصیب سے

قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے دائی حلیمہ
خونِ نبی بنا ہے جن کے حلیب سے

سر دے دیا حسین نے اسلام کے لیے
امت کرے گی پیار نبی کے ربیب سے

جب تک چلے گی نور کی سانسیں مرے حضور
ہوتی رہے تمھاری ثناء اس غریب سے

## بھیک پاتے ہیں جہاں لوگ وہ در آپ کا ہے

بھیک پاتے ہیں جہاں لوگ وہ در آپ کا ہے
سب کو مل جائے پناہیں وہ نگر آپ کا ہے

حُسنِ جنّت کا تو اترن ہے اسی پیکر کا
حُسنِ یوسف میں نظر آتا اثر آپ کا ہے

کعبۃ اللہ سے چلے ساتھ میں جبریل امیں
بعد سِدرا کے ہوا جو وہ سفر آپ کا ہے

نعمتیں رکھ کے کھلایا تو سبھی کرتے ہیں
فاقہ کر کر کے کھلائے جو وہ گھر آپ کا ہے

اُن کی رحمت نے سنبھالا ہے جہاں والوں کو
عرشِ اعظم کو جو تھامے ہے وہ سر آپ کا ہے

عقل والوں کو بھی آجاتا ہے بے وجہ جلال
گالیاں سن کے دعا دینا ہنر آپ کا ہے

دین کے واسطے صحرا میں بیاں بانوں میں
اپنے کنبے کو لٹا دے وہ جگر آپ کا ہے

اپنی کملی میں چھپا لیجئے آقا مجھ کو
نورؔ مانا کے گنہگار مگر آپ کا ہے

# جمال و نور کا ہالہ حضور نے دیکھا

جمال و نور کا ہالہ حضور نے دیکھا
زمیں تا عرشِ معلیٰ حضور نے دیکھا

صفت کی اک تجلّی کلیم نے دیکھی
خدا کی ذات کا جلوہ حضور نے دیکھا

برائے دید احد نے بلایا احمد کو
اٹھا کے میم کا پردہ حضور نے دیکھا

مقامِ سدرہ سے بڑھ کر دنی کی منزل تک
خدا ہی جانے کہ کیا کیا حضور نے دیکھا

منافقوں کو نکالا تھا اپنی مسجد سے
ہے کس کے دل میں چھپا کیا حضور نے دیکھا

علی کو دیکھنے والے ولی بنے اے نورؔ
علی کو گود میں ایسا حضور نے دیکھا

## سارا جگ آج پھر جگمگایا میرے آقا کا میلاد آیا

سارا جگ آج پھر جگمگایا میرے آقا کا میلاد آیا
ابر رحمت کا ہر سمت چھایا میرے آقا کا میلاد آیا

ربِّ سلم علی پڑھ رہی ہے یہ زمیں عرش سے کہہ رہی ہے
آج محبوب رب میں نے پایا میرے آقا کا میلاد آیا

قصر کسری کی آتش بجھا کر شامیوں کے محل کو ہلا کر
نور حق جسم میں ڈھل کے آیا میرے آقا کا میلاد آیا

مومنو آج خوشیاں مناؤ انکی میلاد کے گیت گاؤ
عرشِ حق نور میں ہے نہایا میرے آقا کا میلاد آیا

وہ صفی و خلیل و نجی ہوں یا ذبیح و کلیم و مسیح ہوں
ہر نبی نے یہی گنگنایا میرے آقا کا میلاد آیا

نور و نکہت کی برسات آئی رحمتوں والی یہ رات آئی
صبح صادق نے آ کر بتایا میرے آقا کا میلاد آیا

آمنہ تیری قسمت پہ قرباں تیرے گھر سے ملا ہم کو قرآں
نورؔ نے بھی یہ نغمہ سنایا میرے آقا کا میلاد آیا

## اب کس کے در کی بھیک لیں ان کی عطا کے بعد

اب کس کے در کی بھیک لیں ان کی عطا کے بعد
سب سے بڑے رسول ہیں اپنے خدا کے بعد

پہلے حرم کی دید سے آنکھیں ہوں پاک وصاف
پھر جاؤں ان کے شہر میں امّ القری کے بعد

اب بھی صدا غدیر سے آتی ہے بار بار
امت کے مولا مرتضیٰ ہیں مصطفٰے کے بعد

پگڑی قدم پہ رکھ کے رضا نے کہا حضور
اب دل پہ چھائے نہ کوئی آل عبا کے بعد

عالِم بنے فقیہ بنے جانے کیا بنے
احمد رضا نہ بن سکے احمد رضا کے بعد

اشرف پیا کا نام وظیفہ ہے نور کا
سب کچھ اسے ملا ہے اسی مدعا کے بعد

## کوئی ان کی طرح یا ان کا ہمسر ہو نہیں سکتا

کوئی ان کی طرح یا ان کا ہمسر ہو نہیں سکتا
کوئی بندہ بھی ایسا بندہ پرور ہو نہیں سکتا
کوئی خلقِ خدا میں ان سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا
مثالِ مصطفےٰ کوئی پیمبر ہو نہیں سکتا
ستارہ لاکھ چمکے مہرِ انور ہو نہیں سکتا



Scanned by CamScanner

خدا کی شان کو دیکھا تھا جب کردارِ احمد میں
شہنشاہوں کے سر خود جھک گئے دربارِ احمد میں
خدا کی دید حاصل ہوگئی دیدارِ احمد میں
تجلّی ذات کی ہے جلوہِ رخسارِ احمد میں
حسیں ایسا کوئی اللہ اکبر ہو نہیں سکتا

نبی کے واسطے اپنوں سے حجّت سب سے پہلے کی
سبھی نے بعد میں اس نے محبت سب سے پہلے کی
بُتوں کے سامنے کس نے بغاوت سب سے پہلے کی
بڑوں میں کس نے تصدیقِ رسالت سب سے پہلے کی
صداقت میں کوئی صدیقِ اکبر ہو نہیں سکتا

ہیں جن کے نانا آقا باپ حیدر فاطمہ مادر
رکابیں جن کی خاطر بن گئی تھی گیسوئے سرور
سبھی نے ان کو دیکھا بارہا پشتِ پیمبر پر
چڑھایا ان کو کاندھے پر رسول اللہ نے اکثر
کوئی ہم رتبہ شبّیر و شبّر ہو نہیں سکتا

ہزاروں نعمتیں بھر لیں کوئی اپنے خزانے میں
مجھے ہرگز نہیں ہے خوف تم کو یہ بتانے میں
کوئی کتنا بلند و اعلیٰ ہو اپنے گھرانے میں
کوئی ہو متقی و عالم و زاہد زمانے میں
مگر آلِ محمد کے برابر ہو نہیں سکتا

لباسِ فاخرہ میں بھی متانت ایسی بخشی ہے
یہ پھیلاتے نہیں ہیں ہاتھ غیرت ایسی بخشی ہے
سیادت ایسی بخشی ہے طہارت ایسی بخشی ہے
خدا نے آلِ احمد کو شرافت ایسی بخشی ہے
عزیزو اہلِ ایماں ان سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا

عجب دورزماں آیا میرے آقا کے دیوانو
نبی کے گھر کے دشمن کو خدارا ب توپہچانو
جو ان کو چھوڑ کر مانے اسے ہرگز نہ تم مانو
پھرا جو آلِ احمد سے اسے دل سے یقیں جانو
کبھی یہ روسیاں مقبولِ داور ہو نہیں سکتا

عجب انداز سے رہتے تھے پہلے شہرِ زم زم میں
چلے گھر چھوڑ کر پاکر اشارہ ایک ہی دم میں
ہر ایک دوجے سے ملتے تھے خوشی میں ہو یا ہو غم میں
نبی کے یار اور انصار سب افضل ہیں عالم میں
مگر مثلِ علی کوئی برادر ہو نہیں سکتا

خوشا قسمت تو سجادہ نشیں ہے غوث العالم کا
تجھے دیکھا تو یاد آجائے چہرہ غوث اعظم کا
جپی جب نور نے مالا تیری تب جا کے وہ چمکا
ہوا تو اشرفی مداح سلطانِ دو عالم کا
نصیبے کا کوئی ایسا سکندر ہو نہیں سکتا

# مجھے پیش ہے رہِ پر خطر

مجھے پیش ہے رہِ پر خطر میرے حوصلوں کو کمال دو
میں علی تمھارا غلام ہوں مجھے دشتِ غم سے نکال دو

جو نبی کا سچّا غلام ہے میرا حیدر اس کا امام ہے
کہا بے مثال نبی نے خود نہ کوئی علی کی مثال دو

وہ ہے شہر جس کے علی ہیں باب وہ علم جس کی علی کتاب
وہ ہیں مصطفٰے یہ ہیں مرتضی گویا ایک رنگ کے حال دو

جنہیں شاہی خلد کی ہے عطا جو فضیلتوں میں ہے ماسوا
جو شہید ابنِ شہید ہیں وہ فقط علی کے ہیں لال دو

میں وہ بو الحسن کا ملنگ ہوں ہے وظیفہ جس کا علی علی
میں خدا کو آپ سے مانگ لوں مجھے ایسا دستِ سوال دو

جو اسیر عشق علی بنا بخدا وہ رب کا ولی بنا
یہ وہ راز ہے میرے دوستو جسے دل دماغ میں ڈال لو

وہ عطاء رب جلیل ہیں وہی مصطفٰے کے خلیل ہیں
وہ تمامِ ذِبح عظیم ہو جسے اپنے ہاتھوں سے پال دو

یہ علی کے رنگ کی ہے ترنگ جو ہر ایک ولی کے رہی ہے سنگ
تیرے نور کی ہے یہ التجاء اِسے ایسے رنگ میں ڈھال دو

# بیان کیسے کروں میں بھلا مقام حسین

بیان کیسے کروں میں بھلا مقام حسین
سنا ہے خلد میں بھی ہوگا انتظامِ حسین

بٹھا کے پشت پہ سرکار نے نواسے کو
زمانے بھر سے کہا یہ ہے احترامِ حسین

حسین دین ہیں اس واسطے میں کہتا ہوں
حسین دیکھو سنبھالے ہیں خود لگامِ حسین

یہ انکی شانِ امامت نہیں تو پھر کیا ہے
یزیدیوں نے کہا خود انہیں امامِ حسین

زمانہ ان کو علیہ السلام کیوں نہ کہے
درودِ پاک میں شامل ہے جب سلامِ حسین

فرشتوں چوم لوں دہلیز کو میری آ کر
لکھا ہے پیاس سے پانی پہ میں نے نامِ حسین

بلا کے کاسے میں اپنے انا کے ساگر کو
مٹا رہا ہے انا کی انا غلامِ حسین

لرز کے بولے یزیدی خطابِ زینب پر
کلام بِنتِ علی ہے کہ ہے کلامِ حسین

وہ شانِ قوّتِ حیدر تھی نورِ کربل میں
جو ذو الفقار علی کو ملی نیامِ حسین

## قدم بڑھا کے چلے سب کا دل ہلا کے چلے

قدم بڑھا کے چلے سب کا دل ہلا کے چلے
چلے حسین تو کربل کو سر اٹھا کے چلے

زمین رونے لگی عرش کپکپانے لگا
وہ جب نبی کی نظر سے نظر ملا کے چلے

حسینِ پاک کی پاکی پہ عرش حیراں تھا
رسولِ پاک کے اشکوں سے جب نہا کے چلے

پہنچ کے رونے لگے سیّدہ کی تربت پر
جو کہہ سکے وہ کہا اور کچھ چھپا کے چلے

نبی کا شہر کیا چھوٹا کہ بس قیامت تھی
ہر ایک سمت تھا ماتم وہ جب رلا کے چلے

تمھارے نام سے سرکار دیں گے قربانی
تمہارا جامِ شہادت نبی اٹھا کے چلے

عجیب حال تھا بچوں کا اہلبیت کے نورؔ
سبھی نے دیکھا وہ کس طرح مسکرا کے چلے

## غوث پیا کے پیارے قدم کا رتبہ ہی کچھ ایسا ہے

غوث پیا کے پیارے قدم کا رتبہ ہی کچھ ایسا ہے
سارے نبی کاندھے پہ اٹھائے تلوا ہی کچھ ایسا ہے
ولی

نورِ علی زہرا کی طہارت حسن و حسین کے لختِ جگر
میرے نبی کا عبد القادر بیٹا ہی کچھ ایسا ہے

قدمِ نبی پہ سیرِ ولایت دیکھ کے دل دھک دھک بولے
رنگ نبی کا انکی ادا میں دکھتا ہی کچھ ایسا ہے

غوث و قطب ابدال جہاں کے جھولی پسارے آتے ہیں
ان کی سخاوت کا ولیوں میں چرچہ ہی کچھ ایسا ہے

روز کچھوچھہ کی دھرتی پہ فیض کا دریا بہتا ہے
انکے کرم کا اس نگری سے رشتہ ہی کچھ ایسا ہے

چور بنے ابدال یہاں سے مُردے ہوئے پل میں زندہ
ان کی کرامت کا اے لوگو درجہ ہی کچھ ایسا ہے

انکی وفا کا دم بھر بھر کے نورؔ کی سانسیں زندہ ہیں
غوث کے در کے کتّوں میں یہ کتا ہی کچھ ایسا ہے

## یا خواجہ معین الدین حسن

چھوٹے نہ کبھی تیرا دامن یا خواجہ معین الدین حسن
کرتے ہیں فدا سب تن من دھن یا خواجہ معین الدین حسن

آقا کی عطا ہو نور علی زہرا کی کلی ولیوں کے ولی
حسنین کے دل عثماں کے نین یا خواجہ معین الدین حسن

ہے قطب و فرید و نظام و سراج و علاؤ الحق اشرف
ہے کتنا حسیں تیرا گلشن یا خواجہ معین الدین حسن

میخانے میں میری مستی کچھ اس طرح نظر آئے ساقی
میں رقص کروں اور ہو چھن چھن یا خواجہ معین الدین حسن

میں دور ہوں پر مایوس نہیں فیضان تمہارا ایسا ہے
مرشد میں ملا تیرا درشن یا خواجہ معین الدین حسن

ہے پیکر جود و سخا خواجہ اغیار نہ کیوں حیران رہیں
ہے رحمت عالم سایہ فگن یا خواجہ معین الدین حسن

دربار میں میں ایسے آؤں سب حال میرے مستور رہیں
اور بات کروں میں من ہی من یا خواجہ معین الدین حسن

اب ہجر کے دن کیسے گزریں رو رو کر آنکھیں سوج گئی
تڑپے ہیں تیرے خاطر یہ من یا خواجہ معین الدین حسن

تھک ہار کے میں پہنچا در پر آرام ملا جب آپ ملے
اور لگنے لگا پھر اپنا پن یا خواجہ معین الدین حسن

کعبہ ہو مدینہ ہو یا نجف ہر جگہ نظر تم آتے ہو
کچھ ایسی لگی ہے دل کی لگن یا خواجہ معین الدین حسن

ہے کوئی محدث کوئی فقیہ مخدومِ مشائخ جیسا ولی
مہکے یوں صدا اشرف کا چمن یا خواجہ معین الدین حسن

اجمیر کی دھرتی پر چلنا آسان نہیں یہ بول اٹھی
اے نورؔ تیرے دل کی دھڑکن یا خواجہ معین الدین حسن

# میں آگیا خواجہ

تیرے کرم نے پکارا میں آگیا خواجہ
کرا دو اپنا نظارہ میں آگیا خواجہ
تیری غریب نوازی عجیب ہے خواجہ
اسی کو بھیک ملی جو غریب ہے خواجہ
تیرا غریب بڑا خوش نصیب ہے خواجہ
عطا ہو بھیک خدارا میں آگیا خواجہ

علی سے مہندی تلک ہر امام کا صدقہ
قطب فرید و علا و نظام کا صدقہ
حضور اشرف سمناں کے نام کا صدقہ
عطا ہو سب کا اتارا میں آگیا خواجہ

لگا کے آس بڑی دور سے میں آیا ہوں
اٹھا کے سر پہ غموں کا پہاڑ لایا ہوں
تمہارے دستِ کرم پہ نظر جمایا ہوں
زرا سا دے دو سہارا میں آگیا خواجہ

میں مر رہا ہوں مجھے تو بچا غریب نواز
ہجومِ بغض و حسد سے بچا غریب نواز
ہر ایک تجھ کو پکارے ہیں یا غریب نواز
ہے لب پہ سب کے یہ نعرہ میں آگیا خواجہ

علی کے نور ہو زہرا کی آبرو خواجہ
نبی کی شانِ عطا تم میں ہو بہو خواجہ
ہے دل میں نورؔ کے بس تُمری جوستجو خواجہ
ملا کرم کا اشارا میں آگیا خواجہ

## پکارو شاہِ سمناں کو پکارو

پکارو شاہِ سمناں کو پکارو
مدد مل جائے گی اے بے سہاروں

مجھے اس در کی خوشبو مل گئی ہے
نہ اِتراؤ چمن پہ اے بہاروں

میں ڈوبا ہوں تو محبت کے بھنور میں
مجھے کیا غرض ہے تم سے کناروں

وہ ہیں غوث الوری مخدومِ اعظم
نہ سمجھو اپنے جیسا اے گنواروں

میں خوابِ دید اشرف میں ہوں ڈوبا
مجھے تم نہ جگاؤ پہرہ داروں

وہ بھر دیتے ہیں جھولی بِن کہے کچھ
نہ ہو مایوس تم اے اشک باروں

ملے دل کو سکوں آنکھوں کو ٹھنڈک
چلے جاؤ کچھوچھہ بے قراروں

میں منگتا ہوں درِ اشرف کا لوگو
میری قیمت نہ پوچھو مالداروں

لُٹا دو ھاشمی مدنی کا صدقہ
یہاں جھولی پسارے ہیں ہزاروں

فقیری لے کے ترکِ سلطنت کی
عجب انداز ہیں اشرف کے، یارو

انہیں کے میکدے کا رند ہے نورؔ
اسے تم مت پلاؤ آج یارو

## آقا کے کرم کی ہے برسات کچھوچھے میں

آقا کے کرم کی ہے برسات کچھوچھے میں
اشرف کے عطاؤں کی خیرات کچھو چھے میں

مرشد کی نظر سے میں دیکھوں درِ اشرف کو
ایسی بھی گزر جائے اک رات کچھوچھے میں

ہے رنگ مسیحائی اشرف تیری چوکھٹ پہ
آسیب کے جلتے ہیں اثرات کچھوچھے میں

یارب در اشرف پر یہ جان نکل جائے
اور نکلے جنازے کی بارات کچھوچھے میں

اے نورؔ تیری قسمت پہ یہ جان تصدّق ہے
رہتے ہو خیالوں میں دن رات کچھوچھے میں

## ثناء خوانِ جمالِ یار ہوں میں

ثناء خوانِ جمالِ یار ہوں میں
اسیرِ گیسوئے مختار ہوں میں

میری آنکھوں میں ان کی خاکِ پا ہے
تبھی تو لائق دیدار ہوں میں

انہیں کا پیار میری زندگی ہے
انہیں کے پیار کا اظہار ہوں میں

یہ ہے معراج میری بندگی کی
کہ ہر پل رو بروئے یار ہوں میں

وہ سرکاروں کے سرکارِ کلاں ہیں
انہیں کا ایک برخوردار ہوں میں

میرے من میں بسی ہے انکی صورت
طوافِ خلد کا حقدار ہوں میں

پلادی ہے شرابِ عشق ایسی
زمانے کے لیے بیکار ہوں میں

میں بس سب کچھ انہیں سے مانگتا ہوں
انہیں کا نور ہوں خوددار ہوں میں

## میں مست ہوگیا رخ جاناناں دیکھ کر

میں مست ہوگیا رخ جاناناں دیکھ کر
وہ مست ہو گئے مجھے مستانہ دیکھ کر

جی چاہتا ہے یار کا کرتا رہوں طواف
اطراف شمع جھومتا پروانہ دیکھ کر

اب زندگی و موت کا پہنایئے لباس
میں مر گیا ہوں نورِ حجابانہ دیکھ کر

لینے لگی نماز بلائیں امام کی
بے لوث راہِ عشق میں کٹ جانا دیکھ کر

آکر لحد میں پیر نے جلوہ دکھا دیا
اپنے مرید کا وہاں گھبرانہ دیکھ کر

مستوں کے اژدہام میں پیر مغاں نے بھی
ساغر کو رکھ دیا میرا پیمانہ دیکھ کر

میں اپنی آنکھیں لایا تھا درشن کے واسطے
وہ مسکرا اٹھے میرا نذرانہ دیکھ کر

عقل و خرد لیے ہوئے کچھ لوگ آئے تھے
دیوانے ہو گئے مجھے دیوانہ دیکھ کر

حوروں نے اپنے ہوش اسی پر گنوا دیے
زلفوں کا رخ پہ یار کے بل کھانا دیکھ کر

معراج ہوگئی میری تشنہ لبی کی نورؔ
آنکھوں میں اپنے یار کے میخانہ دیکھ کر

## ہے کتابی جس کا چہرہ شخصیت دلگیر ہے

ہے کتابی جس کا چہرہ شخصیت دلگیر ہے
عالمِ ربّانی ہے وہ واعظوں کا میر ہے

ہم شبیہ غوث اعظم اعلیٰ حضرت اشرفی
ہم شبیہ اعلیٰ حضرت آپ کی تصویر ہے

جس کا چہرہ دیکھنے سے یاد آجائے خدا
وہ میرا مرشد تمہارے حُسن کی تعبیر ہے

بس اسی سے جان لو احمد اشرف کا مقام
وہ محدث اعظم ہندوستاں کا پیر ہے

جو رضا کو اپنے گھر سے لے چلے شہرِ نبی
اے شہنشاہِ خطابت وہ تیری تقریر ہے

اعلیٰ حضرت کہہ اٹھے سیّد محمد کے لئے
ان کو جو سکھلاؤں میں وہ آپ کی جاگیر ہے

فاتحہ کرتے ہیں گھر گھر احمد اشرف کا سبھی
عرس کرنا اہلِ ماچھی پور کی تقدیر ہے

شیخ اعظم قائدِ ملّت کہ سرکار کلاں
ہر کسی میں آپ ہی کے حسن کی تاثیر ہے

نورِ نورانی ہی کیا سب آل سید ہیں مرید
یہ گھرانہ تا قیامت آپ کی جاگیر ہے

## میرا دل اور میری جان ہیں حضور شیخ الاسلام

میرا دل اور میری جان ہیں شیخ الاسلام
چوم لو بولتے قرآن ہیں شیخ الاسلام

جسکے فتوے میں صداقت کے سوا کچھ بھی نہیں
دینِ حق کی وہی پہچان ہیں شیخ الاسلام

شاہ سیّد سے ملی ایسی نقابت تم کو
حوروں غلما بھی حیران ہیں شیخ الاسلام

روسیا ہوگیا جس کو بھی تم نے ٹھکرایا
مظہر اشرف سمنان ہیں شیخ الاسلام

بحر سید سے دو انمول جواہر پائے
ھاشمی موتی تو مرجان ہیں شیخ الاسلام

چھوڑ کر دامنِ مدنی کو کہاں جائیں گے
ہر طرف آپ کے میدان ہیں شیخ الاسلام

ھاشمی غازی ملت ہیں شہنشاہِ سخن
مسندِ علم کے سلطان ہیں شیخ الاسلام

ھاشمی گھر کی مہک بول اٹھی سن اے نورؔ
تُوتو اک پھول ہے گلدان ہیں شیخ الاسلام

ایک میں ہی نہیں ان کا معترف زمانہ ہے

ایک میں ہی نہیں ان کا معترف زمانہ ہے
آپ کی خطابت کا سب نے لوہا مانا ہے

انکی شان اعلیٰ ہے خاندان اعلیٰ ہے
نور نور والے ہیں سیدی گھرانہ ہے